



1. The first part of the document is a list of names and dates, which appears to be a roster or a list of participants. The names are written in a cursive script, and the dates are written in a more formal, printed style. The list is organized into two columns, with names on the left and dates on the right.

يَا خَلْقُ مَنْ مَنَعَكَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ الْآثِمَةَ

ثُمَّ يَأْتِيكَ مِنَ الْفَوَاحِشِ الْآثِمَةِ

التَّزْيِيَةِ الْمَلِيَّةِ فِي مَرْثِيَةِ الْمَوْلَا
۱۳۳۱ ث

مولوی محمد غوث حسام الدین دکنی مدرسہ دینیہ اسلام آباد

مطبع فیض الکریم حیدرآباد دکن مین چمپکرا شاہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَازِلْ اَوْ مُضْلِیْ اَوْ سَلِّمْ عَلٰی رُؤُولِ وَاٰلِهِمْ سَلَامًا

انتہی شانہ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے۔ بڑی حکمت، اعمال افعال کر دار رفتار پر نتائج مرتب کئے گئے۔ محاسبہ مقرر ہوا۔ لیکن للانسان الاماھی الاذیہ۔ ہمارے منزل اور باریستی کے ذمہ دار زیارہ و تہنار کے ہی اعمال ہیں۔ انکے اللہ انہیں مابقوم حتی یغیبوا ما بالقدسہم۔

قوموں کے ترقی و عروج بہت کچھ انکے اعمال جو جدوجہد کا نتیجہ ہو اگر تپ ہے کتا بہت کی سچی اتباع قرول اولیٰ کے اسوہ حسنہ کی پیروی شریعت مطہرہ کی پابندی قوم کے ترقی اور صلاح و اربین و اعلیٰ کوئیں کی مشاغل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انفع الذین اتقوا و الذین ہم محسنون الاذیہ جو لوگ پر حیز گاری کرتے ہیں اور جو حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اللہ ان کا ساتھی ہے۔ و من یحق اللہ یجعل لہ مخیرا جاذبہ فی حد حنیہ و یتوب۔ اور جو شخص خدا سے ڈرتا ہے گا۔ خدا اس کے لئے نجات کی شکل نکال دے گا اور اس کو و ان سے رزق پہونچا دے گا جس سے اس کو (وہم و) گمان ہی نہ تھا۔

و انعم الاکفون ان یتوبون الذین اتقوا اللہ لعلکم تفلحون الاذیہ۔ اور اگر تم (سچے) سہماں ہو تو اور احکام تمہاری پیروی کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنی (مذکورہ) پہونچو۔ میرے تحریر کا مقصد صرف تربیت و ہدایت عامہ ہے۔ اصل مقصد کے اظہار کے لئے عیسائیت اور اسلام کے بعض احکام کا فرق بتلایا جاتا ہے۔

یسائیت اور اسلام اس سچی مذہب کا فرقہ زام کے لئے نہیں ہے۔ نبی اسرئیل کے جیسے جوہر سے مجبور سے مختص کیا گیا ہے۔ (انجیل میں) الماتہ ۱۶ اور شریعت سابقہ کے مانع

۱۰۰ باب فقر و غلبہ

اونٹ سوئی کے ناک سے جانا آسان ہے۔ مگر پرستار این صلیب کا قبول طبعہ
آسمانی بادشاہت میں داخل ہو گیا اہل نبین۔ (انجیل و توبہ باب ۱۸ فقرہ ۲۵) اسلام تمام
عالم کے لئے ہے۔ (اسلامی فقہاء کثیر توحید کی مقبولیت صداقت سے کوئی توہم تسلیم حضرت
شخص متکبر اور روگرداں نہیں ہو سکتا) اھذا ارسلناک الاکافہ للذین شیعہ فندیہ والایہ
اور ای پیجبر ایم نے قوم کو تمام (دینا کے) لوگوں کے طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے کہ (ان کو ایمان
لانے پر مجاڑی خوشنودی کی خوشخبری سنا دو اور (کفر کرنے پر تنہا سے عذاب سے) ڈراؤ۔
تھو ارسلناک الازھمتہ للعالمین۔ اور ای پیجبر ایم نے تو تم کو دنیا بیاں کر دیوں گے
حق میں حق (بنا کر) بھیجا ہے پھر رعیت اسلام پر خود کمال مل ہے دوسرے شریعت
کی عیسائیت کے طرح تابع نہیں آئی اور اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم
نفسی و رضیت لکم الاسلام دیناً الایہ۔ وہ من یتبع عیلاً اسلام دنیا فلی یقبل۔
منہ و هو فی الاخرۃ من الخاسرین الایہ۔ آسمانی بادشاہت کا۔
دروازہ عیسائیت کے طرح بندار و نکلے بند نہیں۔ جو کوئی سوجھ بوجھ
خواہ دو تشنہ یا غریب ہر ایک آسمانی بادشاہت اور حیات سردی کا
سستی ہے فقہن کا کتب میں جو اذکار و برہان عملیہ و ایمانیہ و لائیک
عبادۃ دیدہ احداً۔ یتے میں کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو
چاہئے کہ نیک عمل کرے اور کہہ بگو اپنے پروردگار کی عبادت میں۔
شرک نہ کرے۔ قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون
والذین ہم عن الغوموعوضہ و انما ینہم للمزکوة فاعلون والذین ہم بغیر
جہم حانظون الاعلیٰ انوا جہم ادمالکت ایمانہم فانہم عید و ملو
من یتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لامانا انہم
عہد ہم راعون والذین ہم علی صلو اتہم میانظون اولئک ہم الاولون
الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون الایہ یعنی ایمان

واسے (اپنی) امرا کو سپور خج گئے (اور یہ) وہ (لوگ ہیں) جو اپنی نمازین
 عاجزی کرتے اور وہ جو نچے باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے، اور
 وہ جو زکوٰۃ دیا کرتے، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی روناؤں کرتے مگر
 اپنے بی بیوں، یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی نوٹ بول) سے کہ (ان میں) ایک
 کچھ لازم نہیں، لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں تو وہی لوگ حد (شرع)
 سے باہر نکلے ہوئے ہیں، اور وہ جو اپنے امانتوں اور اپنے عہد کا
 پاس ملحوظ رکھتے اور خود جو اپنی نماز دن کے پابند ہیں۔ یہی لوگ وارث
 ہیں جو بہت بریں کی میراث پائیں گے (اور) وہ اس میں (ہمیشہ) پیشتر
 سیجی سرگزی مذکور الصدرا ناجیل مردجہ وغیرہ کے حوالہ سے باہمی فرق
 اور تبلیغی مالہ و مالمیہ حالت کی نوعیت بتا دی گئی باوجود اس کے یورپین
 دور امریکس سیجی اقوام کی مذہبی جدوجہد، تبلیغی غیر معمولی شغف، نے آن ٹیک
 مالم کو جو حیرت کر رکھا ہے۔

معلم، واعظ، طبیب، آبادکار، وغیرہ وغیرہ کے حیثیت سے اضافہ
 مذہب کا کام خاموشی کے ساتھ سرانجام دیا جا رہا ہے۔ ان کی حیرت
 انگیز ترقی مردم کشماری کے تحتوئے ظاہر ہے ہندوستان میں قلیل کے موقعہ
 پر ویسی تعلیم یافتہ کرسٹان و طلبہ اپنے کاروبار چھوڑ کر اشاعت مذہب
 کے لئے اصلاح و تعلقات کا دورہ کیا کرتے ہیں جس طرح علیگڑھ کے
 طلبہ قومی چندہ کے لئے نکلا کرتے ہیں۔ اگر مدرسہ نظامیہ وغیرہ کے
 دروسند طلبہ اہل اسلام دیہات کے اصلاح و تربیت کے لئے تعطیلات
 میں قومی خدمت ادا کریں۔ تو اسلام کی بہاری خدمت سرانجام دی
 جاسکتی ہے۔

سلاو کی مذہبی پتی | مذہب کے بارہ میں ہم بہت کچھ نازان ہیں۔ لیکن
 مالم سے دیکھا جائے تو ہم سے مذہبی روح بھی اور امور کے طرح۔

مائل بہ پستی ہے۔ جو قوم نفس پرستی میں منہمک ہو کر خدا سے جی و قیوم کو فراموش کر دیتی ہے۔ من اتخذ الله هوله الآيه۔ تو وہ بھی الطاف الہی سے دور اور زراموش کر دی جاتی ہے۔ فذوقوا بها النعيم لقاء يومئذ مکمل ہونے والا ہونا کہ آلاہ دمن یعنی من ذکر الرحمن لفتیض لہ شیطانا فہولاء توین قال انبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالتسبیح والتقدیس۔ والتہلیل ولا تغفلن فتتسین الرحمة (مسند امام احمد)

اور مقامات کی طرح مالک آصفیہ میں بھی شہزاد کی بیخ گوشش اور آئین سماج کی خاموش مذہبی و سیاسی سرگرمی جاری ہے اور پھیل رہی ہے۔ مسلمانوں کے لئے یہ امور تازیانہ عبرت، سبق آموز ہیں بشرطیکہ ہمارے افراد مطمئن و جدان صحیح اور اس کا احساس ہو، ہمارا مطلع نظر بجائے اعلیٰ کلمۃ اللہ، تدین، اخلاص ایثار کے، انشراق کلمہ، شتقاق ماخوذ غرض ذاتی منفعت ہے، واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فیہ فسلو وند حب محکم آلاہ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ آپس میں جھگڑا کر نیے تم بہت ہار دینگے اور تمہاری ہوا اکڑ جائے گی۔ لقد کان کم فی رسول اللہ اسوق حنۃ الایہ فان تطیعوا لکم اللہ اجروا حنۃ الایہ واعتصموا بحبل اللہ جمعا ولا تفرقوا۔ آلاہ۔ اور سب (مکرر) مپیوٹی سے اللہ (کے دین) کی پیروی کو پکڑے رہو۔ اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا۔ اس قہید کے بعد میں اصل مقصد کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کا کیا فریضہ ہے۔ مالک محروسہ کے ایک کڑور آئیں لاکھ کی آبادی مسلمانوں کا فریضہ | میں صرف بارالہ مسلمان ہیں جس میں اکثر مذہب سے ناواقف ہیں انہی دینی تربیت اصلاح ہمارے ادوات امور، علماء و مشائخین کا قومی

فریضہ ہے۔ بد قسمتی سے ہمارا نظام قومی بگڑا ہوا ہے۔ پرچہ بڑے کام کے لئے حکومت کے آگے دست سوال پیش کیا جاتا ہے۔ اپنے پر آپ کٹر بے ہونا نہیں چاہتے، اسلام نے ہر فرد پر اس کی حسب حیثیت کچھ نہ کچھ ملی، قومی فریضہ لگا رکھا ہے۔ حکم بر باد حکم و مسئول حسن حصہ۔ خود ہم مذہبیت اور روحانیت سے بہت کم متاثر ہیں اس لئے اور ملل ہمارے سے مقبض نور ہدایت، اور سنہ اہل حق مصطفیٰ نہیں ہوتے، ہماری مذہبی پستی اخلاقی کمزوری روحانیت کے فقدان کے بوجہ ہم نے اپنے میں جذب کی قوت سلب ہو رہی ہے۔

ہماری زیادہ تر کوشش ننانوع بقا میں اتباع شریعت خیر القرائن کی عملی پیروی ہونا چاہئے اور اسے آپ کو اخلاص اور اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ و پیرا ستہ کرنا چاہئے۔ اگر اوقات ہمارے روحانی اثر دوسرے قوموں پر بھی قائم ہو سکے۔ اور اس سے اصلاحی کام میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

تبلیغ مذہب کے لئے عیالوں کے دینی کتب میں چند ان اہمیت نہیں دینی ہے۔ ملک گیر، اقنوعات، کے ساتھ ان کو اساعت دیں گا خیال پیدا ہوا۔ اور یہ بھی اس نظام سلطنت کا ایک ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔

برنلاف اس کے اسلام میں مسلمان کافر ہے کہ جس عام برادری میں وہ شریک ہے تمام اقوام کو بھی اس مالگیر برادری میں شریک ہونے

کی مجلس اور پر امن طریقہ اور برادرانہ ہمدردی سے دعوت کرے۔
 اسلام کا مقصد کل بنی نوع انسان میں ایک عام مساوات اور برادرانہ
 رابطہ اتحاد قائم کرنا ہے۔ باوجود اس کے مسلمان تبلیغی اور اصلاحی امور
 میں بہت پر دہین۔ اگرچہ اب کے لئے یہ بھی پچھترن کے اتباع و تقلید
 کے لئے نہیں، صرف مہذب تعلیم یافتہ، روشندل مغ یورپ میں جن اقوام
 اقوام ترقی پزیر دی کے لئے ہی یہ کام آفا کر کیا جائے تو دنیا کو تو نیکو
 حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور اس سے بچہ اخلاقی حالت درست ہوتی ہے۔
 اقتباس یورٹ | رپورٹ امور مذہبی ضلع عثمان آباد بابہ ۱۹۰۳ء
 مرتبہ شہاب مولوی حافظ محمد حسین صاحب بی۔ بی۔ اول تقلید ضلع عثمان
 آباد اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ (اقوام یورپ کی کوشش) یورٹ
 اور اسکندریہ ملتان مذہبی خدمات اور سرگرمی اور جہانسی ہمارے لئے
 قابل پیری ہے ایک صدی میں شایستہ آزاد فرانسسوں نے اپنے
 ہندو مت پر مبنی خدمات پانڈیچری وغیرہ میں دہلی آبادی کو سچی مذہب
 بنادیا۔ اہل پرتگیس نے تین قرن کے درمیان گواد کے قریب قریب
 کل آبادی کو اپنا مذہب کر دیا اور گواد کے عظیم الشان جامع مسجد
 آجکل کے کام میں ہے۔ یہی ہے محاب و نمبر برقرار رکھے۔
 گئے ہیں آدینگیبر کے بجائے صدائے ناقوس بلند ہوا ہے ایک
 جبر و مسیحا میں مٹی جہم کا خوشخط قلمی قرآن شریف بطور یادگار و آثار قدیمہ
 رکھا ہوا ہے۔ ہندوستان وغیرہ میں انگریزی پر جوش پیشوایان مذہب
 کی تبلیغی جدوجہد کا یہاں تلخ (عوضہ قلیل میں) ہم مردم شماری کے غلوں
 میں پڑھتے ہیں یہ بات ظاہر ہے کہ استحکام سلطنت بقا و مملکت کیلئے
 فاتح و معنوی کا متحد الملک متفق المذہب ہونا لازماً ہے۔ یہ جو مذہب
 عرف بنی اسرائیل کے جتنے ہوئے گلہ کیلئے غرض اور افتراق جنسیت

و عصیت کے ازالہ سے قاصر رہا ہوا اس کی یہ حیرت انگیز کامیابی اور وہ
یونیورسل مذہب جو رحمت تمام اور کافہ انام کے لئے ہو۔ ایتیانات ملی تقویٰ
ملنی سے پاک بلا تفرقہ سیاہ و سفید ہر ایک رشتہ انما اهلون اخو کا۔
بین مسلک و مروط اس کی رحمت قہقری بدرہتہ یہ ثابت کر رہی ہے کہ ہمارے
علائے کرام شاخ و نظام اور تعلیم یافتہ گروہ اپنے فریضہ سے روگردان
اور اولیات امور و اغنیاء اس کے انماض کر رہے ہیں۔

(سرمزین دکن اور تبلیغ) سرزمین دکن میں خیر فردن کے اُس بھوے
ہوئے سبق کی سب سے پہلے مولانا علی رضا خان مرحوم ایم یے (دکن عدالت عالیہ)
نے یاد تازہ کی۔ اس با خدا بزرگ کے صدر پر چند برگزیدگان حزب اللہ
نے لیک لکھا۔ علی قدم میدان مجاہدہ میں بڑھایا گیا چند روزہ کی غلصانہ
سرگرمی سیکار نہیں کئی زیادہ از توقع کامیابی نصیب ہوئی لیکن اعلا کلمۃ اللہ
میں بھی باہمی رقابت نے ہمیشہ کے لئے اس چراغ کو گل کر دیا۔ اب حالت
یہ ہو رہی ہے کہ خیر امت کو ہی ہدایت اور رہبری کی ضرورت داعی ہے جسکے
جو سے بھائیوں کو ہی سلمانی پر قائم رکھنے اور انکی اصلاح کرنے کو کافی اور
غنیمت سمجھنا چاہیے (واعظوں کی ضرورت) جبکہ ہم ایک سربراہ اور
باقتدار مہذب برٹش گورنمنٹ کی سرودی تقلید امور تمدن میں کر رہے ہیں
اؤ کیا وجہ ہے انتظامات مذہبی میں جو ہمارے عقاید کے خلاف نہ ہو۔ انکی
متبع سے استفادہ حاصل نحویں کچھ کام کرنا ہے تو برٹش انڈیا کے
محکمہ مذہب کے رپورٹ سے ضروری امور مواخذہ کئے جاسکتے
ہیں برٹش انڈیا کے محکمہ مذہبی میں یہ طریقہ مروج ہے کہ ہر صوبہ میں
بشپ اور آج بشپ ادھر ضلع میں ڈیکن مناجب کو رفرنٹ امور
کیا جاتا ہے یہ افسران مذہبی مستقر اور دورہ میں اپنے فرائض رشتہ راجی
تنہی اخلاص پابندی سے ادا کرتے ہیں اور ان کو صرف تنخواہ سے مطلب

عرض نہیں رہتا بلکہ نیکو نصیب اہلین مذہب کی سچی خدمت تھی، جب کہ مذہب آزاد شرب پوش گورنمنٹ تعلیم یافتہ میچون کی نگرانی اصلاح و بہبود کے لئے بہت کثیر انفرادی مذہب مقرر کرتی ہے تو مالک محروسہ کے مسلمان بہ حیثیت دینی و اخلاقی پست حالت میں بن ہذا بدرجہ اولیٰ ہمارے۔
 سرکار مالی اپنے جاہل آئینہ بھٹکے ہوئے دیہاتی رعایا کی صلاح و فلاح کے لئے انتظام مناسب کرنا ضروریات سمجھے۔ میری رائے میں ہر تعلقہ میں ایک ایک واعظ اخلاص و تدین سے کام کرنے والا مقرر ہونا چاہئے جو ہر ہر موضع میں دس پندرہ پندرہ یوم قیام کر کے مسلمانوں کو کلمہ طیبہ درود شریف۔ آسان مسائل کی تعلیم و تحقیق کرتا رہے و صلوٰۃ اور نماز اور نماز روزہ سے واقف کرائے۔ فی واعظ ۵ روپیہ تنخواہ اور الونس ۵ روپیہ دلایا جائے ہر ایک واعظ کی تنخواہ الونس ۱۰ ماہانہ للعه اور سالانہ (۱۰ ماہانہ) روپیہ مالک محروسہ سرکار مالی میں جملہ ایک سو تین تعلقات میں پس جملہ صرف سالانہ (۱۰ ماہانہ) روپیہ کا ہوگا دیا یوں کہے کہ سالانہ (۱۰ ماہانہ) روپیہ کا ہوگا۔ مگر دو چار سال کے اندر جملہ مسلماناں جنگی حالت بہت بری ہے وہ سب کے سب راستہ پر آجائیکے و گرنہ یوں سمجھنا چاہئے کہ مالک محروسہ سرکار مالی سے اسلام ناپدید ہو جائیگا اور صدارت الہدیکہ ملندہ ہونے کے بجائے مدائسے آئیں ملندہ ہونے لگے گی اصلاح کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہے بھٹکے تمام مسلمانوں کو کلمہ یا د ہے سرکار مالی میں ایک ہشتہ فیض

جاری ہے مختلف اقطاع ہند کے وارس اور انھیں وغیرہ اس ریاست ابد پائیدار کے فیضان سے سیراب ہو رہے ہیں لیکن اسلام کو بچانے اور اہل اسلام کی موجودہ مذہبی حالت درست کرنے کے لئے اگر سرکار عالی چند سال تک اس قدر صرفہ برداشت کرے تو جو مفید نتائج اس طرز عمل سے مرتب ہوں گے وہ حتمی تشریح نہیں ہیں پس سرکار عالی کے ملاحظہ میں اس تجویز کو بطور خاص پیش کیا جاتا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ ناظم صاحب امور مذہبی اور مولانا صدر الصدور صاحب اس پر خاص توجہ مبذول فرمائیں گے اور بصورت ضرورت جلد تعلقدار صاحبان اصلاح کی رائے لیکن ایسا انتظام فرمائیں گے کہ مسلمانوں کی موجودہ مذہبی حالت میں اصلاح اور مسلمان ملک کو کافی فی الواقع مسلمان بننے کی ذمہ داری نام مسلمان جیسا کہ ان کی موجودہ حالت ہے اگر ایسی تعلقدار کو اجازت دی جائے تو لحاظ اس تجربہ کے جو اس تعلقدار کو تعلقات اور مواضع مختلف کا دورہ کر کے حاصل ہوا ہے وہ اور بھی شرح و بسط کے ساتھ ایسے تجاویز پیش کر سکتا ہے۔ جس سے نہ تو صرف نفع پیدا ہو اور نہ خرابی سرکاری پر بھی زیادہ بار پڑے اور کام عہدگی کے ساتھ نکل چلے اور مسلمانان ریاست ابد پایدار جو مذہب سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ درست ہو جائیں۔

انتظام پورٹ سن ۱۲۸۵ عہدہ داروں کے عدم مذاق مذہبی اور۔ اور احکام صدر سے قابل ملاحظہ صاف ظاہر ہے۔ میرے دور میں دیہات کے مسلمانوں کی حالت بہت خراب پائی گئی جس کی اصلاح کی بجد ضرورت ہے۔

حسبہ پرپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کو ملک وغیرہ
 تک پڑنا نہیں آتا ہے۔ اور نہ وہ دھوکہ کھانا جانتے ہیں اور نہ وہ یہ
 جانتے ہیں کہ غل کس چیز کا نام ہے۔ یہ بڑی حالت مسلمانوں کی
 دیکھی نہیں جاسکتی تھی اور اس لئے ایک مسلمان داعطا کو ذاتی
 صرفہ سے بخوارہ برعہ کیا گیا تھا اور ان کو ایک پروانہ منسلح سے
 دے کر عمال دیہی کے نام احکام جاری کئے گئے تھے کہ اپنی
 اسلام کو اس داعطا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی تاکید
 کی جائے اور ساتھ اس کی نگرانی رکھی جائے کہ داعطا صاحب سے
 طرح کی کسی شخص کو تکلیف نہ دیں اور جو لوگ ان کے پاس بغیر
 تعلیم رجوع ہوں ان کی خدمت کے اوقاف کا لحاظ رکھیں۔ داعطا
 صاحب کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ ہر ایک موضع میں وہ کم از کم ایک
 ہفتہ مسجد پھیریں اور اس موضع کے جملہ اہل اسلام کو بوقت
 فرصت تعلیم دین اور امور ضروریہ سے واقف کرا کے پھر دوسری
 موضع کو جائیں اور وہاں بھی اس طرح کا عمل اختیار کریں
 اور چند روز کے بعد پھر سابقہ موضع کو آکر دیکھیں کہ کہاں
 تک ان کی دی ہوئی تعلیم کا فائدہ پہنچا اور کہاں تک
 یہ لوگ مسجد اپنے حاصل شدہ سبق کو بھول گئے ہوں
 خدا کا شکر یہ ہے کہ اس طریقہ سے کوئی (۷) مواضع
 کی حالت درست ہو گئی اور جو پروردگار تعالیٰ عبد الکرم صلی
 داعطا کی طرف سے پیش ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا تھا کہ
 اس سے بہت بڑا فائدہ ہو جائے گا۔

مگر مشیت اس کے برخلاف تھی کہ چار مہینہ کے بعد داعطا صاحب
 کا انتقال ہو گیا۔ اور گو تلاش داعطا صاحب جاری ہے مگر تا

یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واهلکم ناراً ستودھا
الناس والنحارة علیہا ملائکنا غلاظہ کسلا ذللا یصومون
اللہ ما امرهم دیفعلون ما یومرون :-

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اذا عطمت
امتی الدینا نزعمت منها صیۃ الاسلام واذ انکرت
الامر بالمعروف والنہی عن المنکر حرمت بركة الوفی
واذا تشابت امتی سقطت من عین اللہ (جامع الصغیر)

حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جب
میرے امتہ کے قطبین (جائے دین کے) دنیا کی
فطرت ہو تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی۔

اور اگر معدون نبی منکر ترک کر دیں تو وحی کی برکت سے
محروم ہو جائیں گے اور میری امتہ میں سب و شتم ہو تو قطب الہی
سے گر جائیں گے۔

خاتمہ کتاب کسی ایک قوم سے فروعی اختلافات کا

اذا الرافضیون ہے۔ جزئیات کے بنار پر
تفسیر و کفر، باہمی افتراق

تہذیب و تمدن مل پیدا یا وجود اس کے ہم متنبہ نہیں ہوتے بغاوت
جامعۃ قومیہ کے لئے خطرناک ہے۔

دیکھئے "غیر تبلیغی مذہب"، آج برخلاف رسوم قدیمہ و مذہب
عض فروعی مصالح سیما ہی ایک زبردست، اور متحد قوم بننے کے
لئے اپنے مذہبی اختلافات ترک کرنا سب سے طاقتور ہتھیار اذ دل
واسطی کے علاوہ اور مل کو اپنے میں جذبہ اور شامل کر رہے
ہیں نیز ایک مرکز قومیہ پر لایک لئے گوشان ہیں۔

مقدمہ برائے رٹام - صلح و امن لا کر اے اللہ میں آلائی
 اور ادع الی سبیل ربک بالحکمت والموعظۃ المحنۃ
 کے ذریعہ سے اے علامہ کلمۃ اللہ تبلیغ مذہب کے لئے یہ اجر
 جزیل و ثواب عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے کہ ایک غیر مسلم جس کے جوئی
 کو موعظہ، خدا پرست بنائیں تو خوشنودی رحمان کے علاوہ حق
 جہان ہے، انوس کہ ایسے ثواب عظیم کے حاصل کر نیسے ہمارے
 افراد قوم غافل و محروم ہو رہے ہیں۔ واللہ الموفق وعلیہ التکلان ط۔
خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین
 کے نصائح

(حضرت صدیق اکبر)

(۱) اصدق امانة وذلک الذب خیانتہ، صداقت امانت ہے۔ اور گھٹانہ
 (۲) آن آکس الیکس اتقی، وان اعجز العجز الفجور۔ زیادہ دانشمندی
 پرہیزگاری ہے اور زیادہ عجز و ناتوانی بدکاری ہے،
 (۳) لما تشیع الفاحشۃ فی قوم لا یحکمہم اللہ، بالبلاء کسی قوم میں حرام
 کاری پھیل جاتی ہے تو خدا ان پر بلا عام نازل کرتا ہے۔
 (۴) اذا کان المال عنده من لا ینفعه والسلاح عنده
 من لا یتعمله والراۃ عنده من لا یقبل منه ضاعۃ
 الامور۔ نفع نہ پہنچا نیوے کے پاس مال استعمال نہ
 کر نیوے کے پاس اسلحہ، اور جس کی بات مقبول نہ ہوتی ہو، اس کے
 پاس رائے ہوتی، امور ضائع ہو جاتے ہیں۔

(حضرت فاروق اعظم)

(۱) اجتمع ان لا تكون دینی الہمة فانی ما دامت نفسی استقام
 الانسان من تدانی ہمتہ بہ ہمت ہو سکتے کر کشش کرتے ہیں،
 میں نے انسانی ترقی کا زیادہ ساقط کرنے والا اس کے پست ہمتی سے بڑھ کر نہیں
 دیکھا۔ (۲) علیک الصداق وان تمسک الصداق وراست بازی
 سوا ختم یا کر اگرچہ کہ صداقت تیرے قتل کا باعث ہو، (۳) اے
 اللہ بالا سلام قدمہا تطلبوا الخائیل یدیکم اللہ۔ اللہ نے تم کو سلام
 سے عزت دی ہے۔ جب تم اسلام کے غیرین عزت طلب کرو گے تو ذلیل
 و خوار ہو جاؤ گے۔

(حضرت عیثمان ذی النورین)

(۱) یا کم والحمد فانہما مفتاح الشریعۃ بازی سے مجروحہ شریعت
 (۲) ہتم اللہ نیا طلبہ فی القلب و ہم الآخرۃ فوسعی القلب۔ دنیا کے
 غم قلب میں تاریخی اور فکر آخرت نور پیدا کرنا ہے۔

(حضرت علی مرتضیٰ)

(۱) فانی اکملہ ان تکونوا سبائین میں بیت ہی راجاتا ہو سکتا ہے
 کرتے والوں کو (۲) کی مہر کتاب بیچ البلاغۃ (۳)
 (۴) شرف اعلیٰ من الاسلام و زحیب اسلام سے بڑھ کر کہا شرف بزرگی
 نہیں ہے (۳) عبد الشہوۃ اخل من عبد الرق خواہشات نفس
 کا بندہ غلام سے بڑھ کر ذلیل و خوار ہو جاتا ہے (۴) قلب الاحق فی فہم
 کل سر یکون فی قلب الاحق یزعیہ بلسانہ و یشیعہ لخواہ۔ بیوقوف
 کا دل اس کے مہین ہوتا ہے دل مار کو اپنے زبان سے ظاہر و زناش کر دیتا ہے۔

٢
يُخْرِجُ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

وَمَا أَنُورُهُ الْبَيِّنُ فِي التَّفْهِيمِ مِنْ ذَا الْكِتَابِ الْآلِفِ لِلتَّعْلِيمِ
عَجَبٌ مُعَاوَدٌ شَفَقَةٍ مِنْهُ أُنْفِجَ فَمَعْدُ تَارِيخِ الْبَقَى الْإِسْرَافِ

التَّعْلِيمُ الْعَامُّ فِي بِلْدَانِ النِّظَامِ
سنة ١٩٢٠ هـ

وَمِنَ التَّعَالِي عَامِ مِيلَادِ حَسْبِ: اخْرَاجِ قَلْبَ الْجِبْرِ مِنْ كُلِّ مَلَا
أَعْمَتْ مَشْكُورًا إِيَّا غُوثِ الْأَنَامِ: التَّعْلِيمُ الْعَامُّ فِي مَلِكِ النِّظَامِ
١٣٢٠ هـ - ١٩٢٢ م

ترتبه

جناب مولوی محمد غوث شاہ دو گار صدر مدرس مدرسہ دینیات

سرکار عالی

مطبع

فیض الکریم حیدر آباد میر جہانگیر شائع ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

— ۰۰۰ —

حَامِدًا وَصَلِّا وَسَلَامًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اَحَدُ سَامِعِ الْمَنَاجَاتِ : صَدِّكَ كَافِي الْمَهْمَاتِ
عَالِمِ السَّمَاءِ وَالْخَفِيَّاتِ : خَالِقِ الْاَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ

ایمان سابقہ میں سلام کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ وہ ابتداءً اظہور سے "تعلیم و تربیت" کا سرگرم حامی و سرپرست رہا ہے، "مدینۃ العلم" کے دارالعلوم کے تربیت یافتہ، تلامذہ جو اہل صفہ و غیرہ کے نام نامی سے موسوم ہیں، قبائل عرب میں انجی علی کا یہ گزاری، تعلیم تربیت کا علم جبر الامہ کی علی تعلیق و اشاعت و سر کے مشہور واقعات، تاریخ اسلام کے ذرین کارناموں سے ہیں،

ان نفوس قدسیہ کے پاک زندگی کا مقصد، شعل ہدایت، تعلیم دہانی سے ظلمت کو عالم کریمینا، اور نور کرنا، تھا، دینی و جاہ و جلال، زر پرستی انکا صلح نظر نہیں تھا، وَلَا تَمْلِكُ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَاهُمْ بِهِ أَمْوَالَهُمْ وَأَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَخْتَارُ
اللَّهُ يَخْتَارُ مَا مَتَّعْنَاهُمْ بِهِ أَمْوَالَهُمْ وَأَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَخْتَارُ
عَنْهُ لَقَدْ رَأَيْتِ سُبْحَانَكَ مِنَ أَهْلِ الصَّفَةِ مَا مَتَّعْنَاهُمْ بِهِ أَمْوَالَهُمْ وَأَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَخْتَارُ
وَمَا أَسْرَارُ مَا كَسَاءَ قَدْ سَرَّ بَطْنِي أَعْنَاهُمْ، فَتَمَامًا يَبْلُغُ
نُصْفِ السَّاقِينَ، وَمِنْهُمْ مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بَيْدًا كَرَاهَةً

”عَنْ سَائِدَةَ“

”الغرض کتاب دستہ سے تعلیم و تربیت کی ترغیب و تحریریں از حد ثابت ہے،
دوسرے مل میں علم محض مذہب، تصور کیا جاتا تھا، اسلام میں باعث رہی
قال اللہ تعالیٰ۔ لِيَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا
الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ الْآيَةُ ای یہ دفع درجات اہل العلم منہم خاصۃ
قَالَ، عَنْ جُلْ قُلْ هَلْ يَتَوَقَّى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا
يَعْلَمُونَ الْآيَةُ لَا يَتَوَقَّى“

عن ابن عباس رضي الله عنهما طلب العلم ساعة خير من
قيام ليلة و طلب العلم يومًا خير من صيام ثلاثة اشهر
(رواه الديلمی)

طلب العلم فريضة على كل مسلم (مسند امام احمد)
من يرد الله به خيراً يفقه في الدين (بخاری و مسلم)

۵

علم چوں بر دل زندیارسے شود بے علم چوں بر تن زندیارسے شود
گفت ایزد گیسل اسفارہ ۶ بار باشد علم کاں بخود زہو۔
(مشقی)

۵

علم سوی در آکہ برود ۶ نہ سوی نفس دل و جاہ برود
جان بے علم دل بیراند ۶ شاخ بے بار دیو گیراند
تافی رحم

السابغة: (القول التام فی فضل الری بالہیام) ص ۲۸
 بلاد اسلامیہ میں تعلیمی اصلاح | اسلامی منزل، انحطاط کے ساتھ یورپ
 کی ترقی شروع ہو گئی۔ علوم و فنون صنعت، و حرفت، تجارت میں اہل مغرب
 کوئی سبقت نہ گئے، ان اباب سے متاثر ہو کر، تاجداران اسلام میں سلطان
 سلیم خاں ثالث دولت عثمانیہ میں، محمد علی بادشاہ مصر میں ناصر الدین قاجار
 ایران میں اصلاح حال اور دماغی ذہنی علوم کے ترقی کے طرف متوجہ ہو گئے
 ان کی کوشش زیادہ تر اشاعت علوم کی طرف منحصر رہی۔ اور شعبوں کی طرف
 جسکی شدید ضرورت تھی لحاظ رکھا گیا، برخلاف اس کے امیر خلیفہ عبدالرحمن خان
 مرحوم فرمانروائے افغانستان نے، روسی پیرا غلسم، اور سابق میکا ڈوکس
 نقش قدم پر چلا، مادی ترقی، صنعت و حرفت کے فروغ کو اپنا اولین فرض
 سمجھا، ملک کے تمدنی ضروریات خود ملک میں مہیا کئے جانے لگے۔ یہاں تک کہ ملک کا
 دفاعی سامان جدید اصول پر تیار ہونے لگا۔ دولت علیہ آصفیہ میں حضرت
 غفرانہ نزل نواب ناصر الدولہ بہادر کے زیر سرپرستی نواب فخر الدین خاں بہادر
 امیر کبیر اول نے مدرسہ تحریہ قائم کیا۔ اور مغربی علوم و فنون مشرقی علوم و فنون
 کے امتزاج کے ساتھ اردو میں منتقل کئے گئے اور بہت سے سائنسی نصاب آلات
 بھی مہیا کئے گئے۔ نواب سراج الملک مرحوم نے مدرسہ ڈاکٹری جسکی تعلیم کا ذریعہ
 اردو تھا کھولا اس کے چند سال بعد دارالعلوم اور پھر رفتہ رفتہ مدارس انگریزی
 و تعلیم المحدثین و مدارس انگریزی قائم ہوئے۔ فرمانروایان دولت آصفیہ ہمیشہ
 بہ لحاظ قوم پرستی مغربی علوم و فنون، تمدن سے صرف جذبہ مضافہ و ممالک

کے اٹھنے پر کاربند رہے، اور مشرقی علوم و فنون ملکی تمدن، قومی ہستی، شائستگی کو مغربیت میں بہجذب اور فنا ہو جانے پر کھاتے رہے،

علوم و دینیہ کی سرپرستی کا ریاست کو بہانہ نکال دیا ہے کہ رکن ملت کی برکت تک مفتی پر تفوق نہیں دیا گیا۔ ہر دو کی تنخواہ مساوی رکھی گئی۔
تعلیم عامہ اور اقتصادی مشکلات

یورپ، امریکہ، اور جاپان کا رول ملکیں، جہاں یونیورسٹیوں کے علمی دیگر یوں کے بجائے زیادہ تر ٹیکنالوجیکل فینکٹگی، کیلکولر توجہ کھاتی ہے یہ بات ظاہر ہے کہ یونیورسٹیوں کے دیگر ان کل ملک کے معیشت کے مشکل نہیں ہو سکتے !!

ہمارا تعلیمی سسٹم پرنس انڈیا کی طرح ہے، جہاں زیادہ تر معارف لازمت کے تعلیم یافتہ تیار کئے جاتے ہیں، بجلی، دوڑ و فرنگ محدود ہوتی ہے،

لازمت کی تعلیم نے بطرح ہندوستان کے ایڈیڈ صنعت و رجفٹ کو پامال کر دیا، اس نظام تعلیم کی اقلید سے ہمارے چند بچے کچے ملکی صنعت کی بھی تباہی مچا رہے۔
السعيد من وعظ بغيره۔

پیشہ ور، کاریگر، صنایع، امزارمین وغیرہ کی اولاد تعلیم یافتہ صرف اس غرض سے ہوتے ہیں کہ طرق لازمت ان کے گھلے پڑے !!

انگلستان کا رو باری کثیر الادارایع اور پر ثروت ملک سے باوجود اس کے وہاں کے تعلیم یافتہ، کثیر التعداد باشندہ گزشتہ مئی کی جنگی اور اقتصادی مشکلات سے بچہ گیوں سے برقیات میں نظر آتے رہتے ہیں۔

نودہ ملک جہاں کاروبار مغفود، تجارت محدود، لازمت محدود،

ایک اندر دھند بیچارہ ان کے لئے اہم ترین مسئلہ اس کا پہلہ ماہیہ
 بڑی سہرت کی بات ہے کہ خادمانِ محضہ مارڈاہ و کن خدادادہ کا کوئی
 نے ملک کی صنعتی نشوونما فرض کے لئے نصیب ہالفا کام رہا ہمارے
 ہے کہ ملک تا حال آزادی تا اعلیٰ از جزو ماکمل، ضروریات زندگی اسے
 بیرونی مصنوعات کا عین ہے جس کی وجہ سے افلاس ادبار، مالگیری و ہرج
 امید ہے کہ آئندہ علمی اور صنعتی ترقی، ملکی خوشحالی،

اعظم حضرت ادام اللہ اقبالہ کے ماتر جلیلہ، باقیات الصالحات سے محبوب
 ہوگی۔ کے ملک جیند بہر دوسرا ہے کہ نیکی رساند بخلق خدا ہے۔

اس بارہ میں صرف ریاست یسور عملاً کچھ کام کر رہی ہے۔
 جناب عبدالقیوم صاحب جو مکی رائے ہمارے حکام میں سبٹ ٹھہرا
 ملک و ملکہ صاحب مرحوم و مغفور نے اس مسئلہ پر کافی روشنی ڈالی، جرح و اثبات

درج ذیل ہے،

رد آجکل ملک کو جو ضرورت درپیش ہے وہ قوت نظری و دماغی
 کی نہیں ہے قدیم و جدید تعلیم نے بقدر کافی ہمارے قوائے نظریہ و افکار
 پختہ و متحرک کر دیا ہے ملک اس وقت اگر تباہ ہے تو صرف حکمت علی کے شعبوں کا ہمو
 سروسٹیلن کی فکر کرنی چاہئے نہ سبق کی۔ جسمانی ضروریات کے استیفاء کے بغیر
 کسی طرح دینی و اخروی سعادات کا اکتساب نہیں ہو سکتا ہمارے ملک میں
 حرفت نہ ذراعت ہے نہ تجارت جیسے باعث روز بروز وہ کثرت و افلاس میں
 باد صحر سے مرجھار رہا ہے اس امر کی سخت ضرورت کہ اہل ملک کو وہ تعلیم دی جا

جسکی ضرورت وہ اختتام تعلیم کے بعد اپنی معاشی اپنے دست مزد سے کما کر کھا سکیں۔ کما کر
 اپنی پردرستی کے لئے مشورہ و پریشان نہ کریں۔ تعلیمی اخراجات کا بار اٹھانے
 اور یونیورسٹی کے ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود محض ناکارہ نہ ثابت ہوں
 اپنی معیشت میں سرکار کے دست نگر اور اس کے حجم و کرم کے امیدوار نہ بنے
 ہیں۔ اور ملکی اخلاص اور فقر و فاقہ کو ترقی نہ دیں اب تک تمام ہندوستان کی یونیورسٹیاں
 کی تعلیم کا نتیجہ بالکل اس کے برعکس ہوا ہے۔ میں اپنے ملک میں خلیفہ فلسفی، ادیب،
 شاعر، یا میٹرک سے لے کر ایم۔ اے۔ تک کی ڈگریاں رکھنے والوں کے بہ نسبت سمارا گنہگار
 ڈاکٹر، ہمارے لوہار، ہمارے مزارع، اور ریل کی پٹریاں بچھانے والوں اور انجن بنانے
 والوں کو دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ یہ تمام محنت فرماتے اپنی محنت اور مزدوری سے آزاد
 معیشت پیدا کر کے خود بھی مرفہ و خوشحال رہتے ہیں اور سرکار کو بھی اپنی خدمت دے دیتے ہیں
 تقاضوں سے مکدر اور حیران نہیں کرتے ہیں۔ بالکل لوگوں نے جو طرف اشاعت تعلیم کی جوہر
 بجا رکھی ہے۔ اور رات دن ایسی تعلیم کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جس سے سوائے وقت
 پیہ محنت صرف کر کے اغیار کے عثمان بنے اور غلامی کا مقصد اپنے ماتھے پر لگانے کی کج
 بھی مثال نہیں۔ درحقیقت یہ لوگ قوم و ملک کو روز بروز محتاج بنا رہے ہیں۔ اور
 غلامی کی حالت میں لا رہے ہیں اور محض نادان دوست ہیں۔ جو بدتر از دشمن دانا ہیں
 تعلیم کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ جو ان تمدنی اہل معیشت و معاشرت نوع انسانی
 میں ہولت و شائستگی پیدا کرے۔ جس تعلیم کا نتیجہ یہ ہو۔ اور وہ بجائے ہولت پیدا
 کرنے کے ان امور میں اذیت پیدا کر دے اس سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اَعُوذُ
 بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابٍ لَا يَنْفَعُ طَرَفَ قَلَمٍ کے اختیار کرنے میں ہم کو امریکہ، جاپان

اور یورپ کی پیروی و تقلید کرنی چاہئے۔ ان ممالک کی ترقی کچھ یونیورسٹیوں کی
 ڈگریوں سے نہیں ہوتی ہے۔ بہر حال وہ قوم جو اپنی ضرورت خود و خوش کو خود پورا
 نہ کرے۔ اور دیگر اقوام کے محتاج و دست نگر رہے۔ وہ کبھی غلامی کی پستی سے ترقی
 کر کے تہذیب و ترقی کے زینہ پر نہیں چڑھ سکتی یہاں عام طور پر تعلیم کی جو رفتار نظر آرہی ہے،
 وہ زمانہ شناسوں کی نگاہ میں تمام قسے ختم اور اعضائے جسم کو برباد کرنے والی اور
 قوم کو بیکار و بخل۔ اور محتاج بنانے والی دیکھائی دیتی ہے اس لئے ہم کو بجائے اس کے
 عمل اور ادبی ترقی کرنی چاہئے صرف ذہنی اور دماغی ہی قوتوں کو بڑھو پڑھ کر تھکانا
 اور سائیکال کر دینا، بالکل جہالت اور نادانی ہے۔ اور مورث مذلت و بخت افراط
 و بدنامی ہے تذکرہ ملا بعد القیوم صاحب مرحوم۔

مغربی و مذہبی تعلیم کی ضرورت | ملبیہ رپورٹ نظم و نسق امور مذہبی مرتبہ جناب
 حافظ محمد سلیم صاحب اہلی۔ اسے اول تعلقہ اصحاب صلح عثمان آباد بابۃ ۱۲۹
 کا اقتباس دیج ذیل کیا جاتا ہے وہو ہذا ”تعلیم یافتہ دور اندیش افراد مجاہدین گری
 ہیں مغربی تعلیم اور سوسفٹائی فلسفہ اور پورے بن تمدن و ہریت اور زندگی
 اخلاقی کے علاوہ نظام عالم کے لئے خطرناک جراثیم اور امینت عامہ کے لئے زہرِ بال
 شہادت ہو رہے ہیں۔ انار کی لواائف الملوک اور انقلاب کے مہیب اثرات عالمگیر
 ہو رہے ہیں۔ مرد آخر میں میارک بندہ الیت۔ ہمارے روشن دل غد پر
 اعظم آفات دلی نعمت مظلہ العالی نے اعلیٰ درجہ کے مذہب اور دور اندیشی سے
 کام لیکر مغربی تعلیم کے ساتھ ساتھ مشرقی تعلیم اور دینی تربیت کو جزو لاینفک و ضروری
 قرار دیا اس بارہ خاص میں سچہ دلچسپی لیا اور لے رہے ہیں انگریزی اعلیٰ حکام اہلین

سلطنتِ نبوی اب اس مزدست کو محسوس کیا ہے راجکار کالج میں سابق وائسرائے بٹہا کی
 اسپیش موجودہ وائسرائے بہادر کی دلچسپی اور انگریزی یونیورسٹیوں میں اس کی ترویج
 اس مزدست کو نمایاں کر رہے ہیں اپنا روطن کی صلاح و فلاح قومی ترقی مصالح
 ملکی دہم سہی میں اولیات امور کا مقبوع کے متحدہ خیال متفق رائے تابع و عمل یسا
 و مصالح ملکی ہونا لازماًت سے ہے مشرقی و مذہبی تعلیم کے امحا کی موجودہ سہی گو یا
 خود کشی کے مرادف ہے ظم و سرکار عالی میں بعض لوگ اشاکی پائے گئے

کہ باوجود متعدد گشتیات کے اصلاح و غیرہ کے مدارس میں مذہبی تعلیم و تربیت سے
 عمداً قائل متعلین کے ہاں مذہب صوم و صلوة سے تداخل طلبہ کے مذہبی نشوونما
 اغراض کیا جا رہا ہے قابل توجہ حکام عالی مقام ہے مونٹ روڈ مدراس کے سرکاری
 کالج میں مسلمان متعلین کے مذہبی تعلیم نفاذ کے لئے سابق پرنسپل مسٹر ڈبلیو ماس ایم۔ آ
 کی دلچسپی ہمارے لئے قابل تقلید ہے مشرقی تعلیم و تربیت ہم کو ایک صلح پسند
 شہری بناتی ہے فلسفہ اخلاق ادب اطاعت کے حل سے آراستہ و پیراستہ کرتی ہے
 مقدس مذہب کی تعلیم جذبات صحیحہ پیدا کرتی ہے صراط المستقیم پر رہبری کرتی ہے بٹما
 وقت کی اطاعت غلط سمجھائی ہے مذہب ہم کو سکھاتا ہے۔ اَطِيعُوا اللَّهَ وَ
 اَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ الْاَيَةُ اور لَا تَقْسِدُوا فِي
 الْاَرْضِ بَعْدَ اِحْلَاصِهَا الْاَيَةُ السُّلْطَانُ ظَلَّ اللَّهُ فِي الْاَمْرِ مِنْ
 مَنْ اَكْرَمَهُ اَلرَّوْمَةُ اللَّهُ وَمَنْ اَهَانَهُ اَهَانَهُ اللَّهُ (دلبہب)
 السُّلْطَانُ ظَلَّ اللَّهُ فِي الْاَمْرِ يَادِي اِلَيْهِ الضَّعِيفُ وَ يَهْ يَنْصُرُ
 الْمَظْلُومَ وَمَنْ اَكْرَمَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا اَكْرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 (ابن القمام)

السُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَّقِ اَضْحَمَ خَلْقَ اللَّهِ وَرَبَّعَهُ فِي الْأَسْرَفِ أَنْ نَعْمَ
لَهُ عَمَلٌ سَبْعَيْنِ صَدِيدًا (ابوشیخ من ابی بکر)

(تعلیم یورپ) تھکے امور نہ بھی سے یہ کوشش اور تھریک ہونا چاہئے
کہ تعلیم یورپ کے لئے آئندہ ایسے طلبہ بھیجے جانا چاہئے جو نہ ہی علوم فقہانہ سے
قدسے واقف ہوں (پابند صوم و صلوٰۃ ہوں) اور نہ ملک جو نونہ اب پیش کر رہی
ادس کو ہیں (از لوسا بنی وزیر خارجہ فرانس کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جو
ایک یگزین میں شامل کیا تھا) ترک گذشتہ ایک صدی سے کثیر التعداد یورپ میں
تعلیم حاصل کرنے آئے برخلاف اس کے جاپانی مختصر تعداد ایک محو دوزمانہ سے اپنے
انبار وطن کی بغرض تعلیم یورپ بھیجا۔ جاپان کی داغی ترقی نشوونما صنعتی کامیابی
قابل رشک ہے جاپان کے طلبہ نے یورپ کے علوم و فنون صنعت و حرفت
سیکھا اور مسلمان یورپ کے عیوب عیاشی فتنہ فحش فیاشن پرستی سیکھا جس سے
جاپان کی ترقی عروج ہوا ہے اور ترکوں کا زوال وادبار نمایاں اسی طرح
قیصر جرمنی نے ترک طلبہ کو بزمانہ سلطان عبد الحمید خاں مرحوم یہ نصیحت کی تھی کہ
جرمن کے دل بھانے والے برائیوں کو مت سیکھو جس غرض سے میرے دوست
سلطان العظم نے تم کو بھیجا ہے اسکو مستعدی سے حاصل کرو، (رپورٹ مذہبی
مطلع عثمان آباد ص ۱۵-۱۶-۱۷)

علوم مشرقیہ اعلیٰ حضرت ہند گانوالی منوالی کو تعلیم سے از حد دلچسپی ہے، اسکی
سرپرستی نہ صرف مالک محروسہ میں کی جاتی ہے بلکہ بیرون ملک آئینہد ہی رہا
آپشنہ فیض جاری ہے۔ سہ کف او قلام لیسٹ جوڈو بھاب پکشت امید

عالمی سیراب : حوالہ : انبرین شد النوائب : جزالہ اللہ و فی
اللہ امرین خیرا :

غمانیدہ یونیدہ شعی اعلمت بادشاہ دکن خدا اللہ ملک کے مائرجلیہ : باقیات القلک
سے ہے ، جو بغداد کے نظامیر کی یاد نمازہ کر رہی ہے ،

زیرین عہد غمانی میں مذہبی علوم کو عام اہمیت دی گئی ہے ، مغربی
تعلیم کی طرح مشرقی تعلیم کے ترقی کا بھی لانا ضروری سمجھا گیا ہے ، ملک متوقع ہے کہ اس بار میں
حکام اپنے جلیل القدر آقا کے نقش قدم چلنے کو شش فرمایاں گے ، ہونہر ہی تعلیم
کے زندہ رکھنے کیلئے کاغذی عمل کے بجائے صدق دلی سے علمی قدم آگے بڑھا دیا جائے
دہریت پند مادہ پرست مغرب کی تقلید ، مشرق کے لئے ضروری نہیں ہے ، اور ہر
مذہبی تعلیم عملی طور پر جبری و اسٹیپر کا فی نگرانی جو تاجا ہے ، پور دہ
میں قوم کو ایک مرکز پر لانے کے لئے جذبات و طینت میں مشرق میں اس کا قائم مقام نہ رہے
چونکہ موجودہ اقتصادی مشکلات کی وجہ سے عوام تعلیم کی غرض و غائیہ تحصیل علم
نہیں رہی صرف ملازمت رہ گئی ہے لہذا ملک کے نشوونما و ترقی کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ
نیاناکا و جھلک فیصلی کے قیام کی شدید ترین ضرورت محسوس ہو رہی ہے یہ امر قابل توجہ
سرکار عالی ہے کہ اردو و فارسی کے لئے علوم مغربیہ کے اسناد کی غیر معمولی قدر مافی دور ترجیح
اور گرا جوٹس کے لئے سپریم حقوق کی سفارش علوم مشرقیہ کے لئے مغرب
شدید ملک کے لئے معیشت کبریٰ ہے ۔ رائے مار کے برخلاف استقامات علوم شرقیہ کی
تشیخ باری ترقی نہیں بلکہ رجعت قہری ہے تعلیم و فتنہ روشن دماغ زندہ اقوام اپنے مزہ
قوی علوم و فنون کے زندہ کرانے کے لئے اظہار سرگرمی کرتے رہتے ہیں اس کا نتیجہ ہمارے

افزائے ترقی کے پاس مترادف ترقی ہے درشتان بلیہما، مغزیت کے زیر سوری شفا
و تفوق کا یہ اثر مترتب ہو رہا ہے کہ جب بیان مولوی سید مناظر الحق صاحب پر و فیہر کا لے
عثمانیہ شکسیر کے درس ڈراما وغیرہ میں ساتھ ستر مسلمان طلبہ اور حضرت سید امر علیہ علیہ اللہ
علیہ وسلم کے احادیث مقدسہ کے درس میں دو طالب العلم حاضر ہوئے ہیں عجب نہیں کہ رفتہ
رفتہ ہمارا تمدن علوم ناپید یا مغربی رنگ میں منجذب ہو جائے۔ ہمن بعد

هَذَا مَا يَدْرُقُ صَفَاتِهِ كَقَمَّةِ اَخْطَى لَدِيهِ وَاجْمَلِ :

اِنَّ هُوَ لَا يُجِيبُ نَ الْعَاجِلَاتِ وَيَدْرُسُونَ وَرَاءَهُمْ
يَوْمًا تَقْبِلُهَا - الْاَيَةُ

ملک کو مایوس نہ ہونا چاہئے اپنی روشن دماغ، دور اندیش علوم ذہنیہ و دنیویہ
سپر پرست، مذہب کا حامی ہی خواہ ملت بادشاہ معظم فرماں روا ہے، اس کا بہت
جلد تشریف بخش تدارک ہو کر رہیگا۔

سال و فال، مال و مال و نسل و نسل و نسل و نسل۔

باوت اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام :

سال خرم فال نیک و مال و مال و مال خوش :

اصل ثابت نسل باقی تحت مالی و نسل و نسل :

ہ

لِلّٰهِ دَرُّهُمَا يَمَّ عَالِي مَلِكٍ اَعْدِلِيْ بِهِ اَنْتُمْ الْاَيَّامُ فِي سِلَاحِ
مَحِي الْمُنْتَاحَا مِيه عَنْ حِلَالِ اِي سَوَكِي الْبِرَا يَا تَبْعِلِيمُ وَ احْسَانِ
تَشْتِ الْمُنْدَمِيْنَ اَعْلَامُ صِلَتُهُ وَالِدُ كَهْنِ عَالِي بِهِ خَائِدُ اِلْد طَبِيْه

ابا دحید اباد بجو لستہ ؛ سلطانِ امین و ظل اللہ عثمان
 ادام سلطنت محفوظ شوکتہ ؛ فی طولِ عمر و اولاد بمرکتہ
 اقام مسعود اقبال بطلعتہ

بسمِ ربِّ امین امینا یا یمین

اہلِ اسلام دیہات کی تربیت | ہم اہلِ اسلام جذباتِ تویت و وطنیت کے
 قطع نظر خود مذہبیت میں یوروپین، متحدانِ اقوام سے پست ہیں، باوجود ادعا
 حریت یوروپیوں کی خدماتِ دینیہ، مذہبی سرگرمی ہمارے لئے سبق آموز ہے،
 ہندوستان میں غیر سرکاری اشاعتِ تہذیب کے علاوہ سرکاری بشپ اور آج
 بشپ اور ڈیکن کی ماموری گورنمنٹ کی مذہبی دلچسپی، مسیحی قومی جدوجہد کو
 نمایاں کر رہے سات صدی میں بوجہ تباہی کھو رہی حیرت انگیز کامیابی
 ہوتی جو اندرونِ ایک صدی، مذہب، آزاد یوروپین اقوام کو ہوائی یکسوئی کے
 برعکس انڈیا میں مسیحی مابدا کا نظارہ اعلیٰ یوروپین طبقہ کے مذہبی اسپرٹ کو
 ظاہر کرتا ہے ہمارے اعلیٰ طبقہ کی دلچسپی چھ جائے جمعہ عیدین میں بھی عید کا
 یا جامع مسجد میں مشکل نظر آئیگی۔ ہماری تغافل و نکال سے اور مل تو کیا سفیض
 ہو سکتے ہیں۔ نوبتِ باغچہ رسید کہ خود ہماری اسلامی دیہاتی بھائیوں کے
 تعلیم مذہب و تربیت دینیہ کی شدید ترین ضرورت ہے جو تاحال کس پر ہی
 کجالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ فقط

ترتیب سے تمام شد

